اب میں آپ کو اُس اصل حقیقت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، جو ہمارے موجودہ افلاس وتنگدستی، ذلت ورسوائی بے روزگاری اور بے کاری کا اصلی سبب اور حقیقی منشا ہے۔ یاد رکھیں کہ ہماری تعلیم، خواہ وہ انگریزی ہو یا عربی، دینی ہو یا دنیاوی اس کا اصلی سبب نہیں۔ ہم اپنی کم نگاہی اور ناواقفیت کی بنا پر، ایک دوسرے کے خلاف الزامات عائد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ اس کے حقیقی ذمہ دار وہ ارباب سیاست اور اعضاء حکومت ہیں، جن کے ہاتھوں میں موجودہ نظام سلطنت کی باگ وڈور ہے۔ ان کا فرض تھا کہ ملک کا نظام اس طرح قائم کرتے، جس سے اطراف ملک میں اسباب معیشت کی فراوانی ہوتی، تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے حسب لیاقت ایسے کام مہیا کئے جاتے، جس سے وہ آسانی کے ساتھ اپنی روزی حاصل کرکے فارغ البال ہوکر ملک وقوم کی بہترین خدمات انجام دیتے۔ یہ کسقدر افسوسناک حقیقت ہے کہ ابھی ہندوستان میں تعلیم یافتگی کا اوسط صرف آٹھ فیصدی ہے، (جو دوسرے مہذب ممالک کے تناسب سے کچھ بھی نہیں) جس پر خاندان کا خاندان فاقے پر فاقے کر رہا ہے، ایک معمولی سی اسامی کے لئے ہجوم کا ہجوم ہلہ بول دیتا ہے۔ بدقسمت ہندوستان میں تعلیم کی یہ درگت دیکھکر عوام میں یہ خیال پختہ ہوتا چلا جاتا ہے کہ اب بچوں کو پڑھانے کے بجائے کوئی کام سکھانا بہتر ہے۔ اگر تعلیم یافتوں کی بیکاری اور پریشانی کا یہی عالم رہا، تو پھر وہ دن دور نہیں کہ تعلیم کا اوسط آٹھ فیصدی کے بجائے مشکل سے دو فیصدی ہی رہ جائے گا اور پھر ملک کا ملک، قوم کی قوم جہالت و وحشت کا ریوڑ بن کر، ظالم گلہ بانوں کے رحم وکرم پر زندگی گذارنے پر مجبور ہوگی۔

پس دوستو! اگر اس ذلیل زندگی کے دور کو جلد ختم کرنا چاہتے ہو، تو عربی اور انگریزی تعلیم کی اچھائی اور برائی کے جھگڑوں کو چھوڑ کر سب سے پہلے تعلیم کے حقیقی قدردان پیدا کرنے کے لئے ایک انقلاب انگیز جدوجہد میں مصروف ہوجاؤ۔ اور نظام حکومت ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں دو، جو تمہارے ساتھ حقیقی ہمدردی اور سچی محبت رکھتے ہوں۔ جو تمہیں اور تمہارے معصوم بچوں کو چلچلاتی ہوئی دھوپ، اور کڑکڑاتے ہوئے جاڑوں میں تڑپتے اور کپکپاتے ہوئے چھوڑ کر شملہ کی خنکیوں کشمیر کے سبزہ زاروں یا نرم گدوں اور گرم شالوں میں بیٹھکر، خود غرضانہ یا خوشامدانہ قوانین نافذ کرنے کے بجائے خود تمہاری جھونپڑیوں تک نہیں، تمہیں سسکتا اور بلکتا ہوا دیکھکر کانپ جائیں اور پھر تمہارے مفاد کے لئے وہ صورتیں پیدا کریں کہ جن سے تمہاری ذلت وادبار کے یہ سیاہ بادل چھٹ جائیں اور تم آسمان کمال کے روشن ستارے بن کر دنیا میں چمکو ؎

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ✤ اگر خارے بود گلدستہ گردد

ششماہی امتحان

۔ دارالحدیث رحمانیہ دہلی کا ششماہی امتحان مورخہ ۳ و ۴ جولائی ۳۷ء مطابق ۲۳، ۲۴ ربیع الثانی یوم شنبہ، یکشنبہ کو بالکل اچانک لیا گیا۔ گذشتہ اسباق پر نظر ثانی کا طلبہ کو موقع نہیں دیا گیا، اور نہ کچھ دنوں پہلے ان کو مطلع کیا گیا، تاکہ ان کی لیاقت ومحنت کا صحیح اندازہ ہوسکے۔ جس فوری طور پر ان کو، ان کی عادت کے خلاف سرسری امتحان کے لئے بلایا گیا، خطرہ تھا کہ شاید کم کامیاب ہوں، لیکن اللہ کا شکر ہے کہ نتیجہ بہت اچھا رہا۔ اوپر کی جماعتوں

میں تو بحمد اللہ کوئی بھی فیل نہیں ہوا۔ ہاں نیچے کی جماعتوں میں بعض ایسے لڑکے فیل ہوئے ہیں جن کی یا تو استعداد کمزور ہے یا وہ اسباق کے تکرار و مطالعہ میں محنت و توجہ نہیں کرتے۔

۵ رجولائی کو عصر کے بعد مہتمم صاحب نے مسجد ہی میں نتیجہ سنا دیا۔ فیل ہونیوالوں کے زخموں پر لعن وملام کی نمک پاشی کر کے ان کی حوصلہ شکنی نہیں کی، بلکہ پوری وسعت قلبی کے ساتھ نہایت مؤثر انداز میں ان کو تسلی دی، اور ان کی ہمت بندھاتے ہوئے شفقت و محبت کے ساتھ یہ نصیحت کی کہ آئندہ کے لئے کوشش کرو۔ اور اپنی کمزوری دفع کرتے ہوئے سالانہ امتحان کے لئے اپنے آپ کو اچھی طرح تیار کر لو۔ تم میں سے ہر شخص اعلیٰ نمبر حاصل کرنے کی امنگ رکھکر محنت کرے، ایک سے ایک بڑھجانے کی خواہش رکھے، میرے بچو! میں تمہاری فلاح و نجاح کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کی درگاہ میں دعائیں کرتا ہوں خدا کرے کہ تم ہمیشہ سرسبز و شاداب رہ کر، باغ عالم میں پھلو پھولو، اور دنیا کی ہر قسم کی کامرانیاں تمہارا قدم چومیں۔ تم اللہ کے دین کی سچی خدمتیں انجام دو۔ اللہ تم سے وہ کام لے جو تمہاری دنیوی سربلندی اور اُخروی نجات کا ذریعہ بنے آمین آلٰہ الحق آمین

اس کے بعد جماعت میں اول آنیوالوں کو دو دو روپے نقد انعام دیئے۔ اور دعائے خیر و برکت کے ساتھ یہ مجلس برخاست ہوئی۔ اور اعلان کر دیا گیا کہ بارش کافی ہو جانے کے بعد، قطب کی سالانہ تفریح کرائی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ دولت کی اس فراوانی کے باوجود مہتمم صاحب مدرسہ رحمانیہ کا یہ تواضع، اور غریب طالبان علم دین کے ساتھ یہ شفقت و محنت، کچھ اللہ ہی کی دین ہے، ورنہ دنیا کا مشاہدہ تو آج یہ بتا رہا ہے کہ نشۂ دولت میں اپنے آپ کو سنبھالے رکھنا مشکل ہے ؎

بادہا خوردن و ہشیار نشستن سہل ست　+　چوں بدولت برسی مست نگردی مردی

نور اسلام کی درخشندہ کرنوں کا پھیلا یا ہوا نور

(از جناب مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن مجید نے سراج منیر فرمایا ہے یعنی روشن چراغ۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ایک چراغ سے کئی چراغ روشن ہو سکتے ہیں جب چراغ کی بتی کو اس روشن چراغ کی بتی سے ملا دیا جائے وہ بھی روشن ہو جاتا ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نورِ ہدایت اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا جو بھی اس نور کے سامنے اپنا سینہ کھولتا اس کا دل بھی منور ہو جاتا اسی ایک خدائی چراغ سے آج دنیا پر ستر کروڑ چراغ روشن ہیں اور ان کی روشنی مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک پھیلی ہوئی ہے۔